دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

باسمہ سبحانہ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام عرض ہے کہ آجکل انتخابات کے وقت اہل حلقہ کسی امیدوار مثلا عمر کو صالح ۔ دیندار اور مدبر کے ہوتے ہوئے ایک فاسق وفاجر کو جو اعلانیہ طور پر ناچ گانے اور علماء اور دیندار طبقہ کو گالیا اور ان پر بہتان ترشی سے نہیں تھکتے ان کو ووٹ دینا جائز ہے۔

سائل حبیب الرحمن عثمانی ۔ شاہنواز ٹاون اصحاب بابا روڈ پشاور

موبائل نمبر03338003336

usmani161@gmail.com

جواب منسلکہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

فتوی نمبر:۴۷۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الجواب حامداًو مصلیا"

واضح رہے کہ انتخابات میں کسی امیدوار کو ووٹ دینے کی شرعاً چند حیثیتیں ہیں:

۱۔۔ ایک حیثیت شہادت کی ہے، شہادت کا مطلب یہ ہے کہ ایک ووٹر جب کسی کو ووٹ دیتا ہے تو گویا اس کے دین اخلاق، اصابتِ رائے، صلاحیت وصالحیت کی گواہی دیتا ہے، اب اگر امیدوار مذکورہ صفات کا حامل ہے تو ووٹر کی شہادت صحیح ہے اور وہ مستحق اجر ہے، اور اگر واقع میں امیدوار کے اندر مذکورہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اس کو ووٹ دیتا ہے تو یہ جھوٹی گواہی دینا ہے، جو کہ کبیرہ گناہ ہے، رسول کریم ﷺ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے:

عن خريم بن فاتك، قال [ص:٣٠٦]: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح، فلما انصرف قام قائما، فقال: «عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله» ثلاث مرار، ثم قرأ {فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به} [الحج: ٣١]

(سنن أبي داود، کتاب الاقضیہ، باب فی شھادۃ الزور، (۳/۳۰۵) برقم:۳۵۹۹، ط: المکتبۃ العصریہ)

خریم بن فاتک رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی، نماز سے فراغت کے بعد آپ کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ "جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔۔الخ

۲۔۔ ووٹ کی دوسری حیثیت شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اس امیدوار کی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے، اور سفارش کے بارے میں قرآن کریم نے یہ ضابطہ بیان کیا ہے کہ جو اچھی سفارش کرتا ہے اس میں اس کو بھی حصہ ملتا ہے اور جو بُری سفارش کرتا ہے اس کی برائی میں اس کا بھی حصہ لگتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا} [النساء: ٨٥]

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

اور اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل، دیانتدار اور امانتدار آدمی کی سفارش کرے جو خلقِ خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کرے، اور بری سفارش یہ ہے کہ نااہل، فاسق وظالم کی سفارش کرکے اس کو خلقِ خدا پر مسلط کرے، اس سے معلوم ہوا کہ کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے دورِ حکومت میں جو اچھے یا برے عمل کرے گا اس کے ثواب و گناہ میں ووٹر بھی شریک ہوں گے۔

۳۔۔ ووٹ کی تیسری حیثیت وکالت کی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹر امیدوار کو اپنے سیاسی اور دینی امور کا وکیل بنارہا ہے، ظاہر ہے کہ وکیل ایسے شخص کو بنایا جاتا ہے جو وکالت کی ذمہ داری صحیح طریقہ سے انجام دے سکے، اور خاص کر یہ وکالت تو ایسے حقوق

(جاری ہے)۔۔

کے متعلق ہے جن میں اس کے ساتھ پوری قوم شریک ہے اس لیے اگر کسی نااہل کو اپنی نمائندگی کے لیے ووٹ دیا جس کی وجہ سے وہ کامیاب ہوگیا تو پوری قوم کے حقوق پامال کرنے کا وبال ووٹر پر بھی ہوگا۔

۴۔ ووٹ کی ایک حیثیت امانت کی بھی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹ دینا ایک شرعی امانتداری کی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوتا ہے، ووٹ دینے والا ووٹ دے کر قومی امانت کی ذمہ داری کو منتخب نمائندہ کے سپرد کرتا ہے، اور امانت کے ادائیگی کے بارے میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

{إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا} [النساء: ۵۸]

اے ایمان والو! بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم لوگ جملۂ امانات کو ان کے حق داروں کو ادا کرو۔

خلاصہ یہ ہے کہ ووٹ دینے کی حیثیت شہادت، شفاعت، وکالت اور امانت کی ہے لہذا اگر امیدوار واقعی ایماندار، دیانتدار، امانتدار، شرع کا پابند ہے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہے، وہ قوم اور عوام کی صحیح نمائندگی کر سکتا ہے تو اس کو ووٹ دینا چاہیے، یہ امانت دار کو امانت کا حق ادا کرنا ہے، اچھی سفارش کرنا ہے اور سچی گواہی دینا ہے، ووٹ دینے والے کو ووٹ دینے پر مذکورہ تمام چیزوں کا اجر ملے گا اور منتخب نمائندہ آگے جتنے نیک اور اچھے کام کرے گا ان میں اس کے ساتھ ساتھ ووٹر کو بھی اس کا اجر ملے گا، اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو ووٹر کو خلاف امانت ووٹ دینے کا، جھوٹی گواہی دینے کا اور ناجائز سفارش کرنے کا گناہ ملے گا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں، اور مزید یہ ہے کہ منتخب نمائندہ جتنے برے کام اس ووٹ کی بنیاد پر کرے گا تو اس کے گناہ میں ووٹر کا بھی حصہ ہوگا، اس لیے نیک صالح اور مدبر امیدوار کے ہوتے ہوئے، فاسق و فاجر کو ووٹ دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔

اور اگر انتخابات میں کوئی بھی ایسا امیدوار نہ ملے جو مکمل ایماندار، اور امانتدار ہو، مکمل طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں مختلف نمائندوں میں جس کے عقائد و نظریات زیادہ صحیح ہوں، اور جس کے اعمال زیادہ شریعت کے مطابق ہوں اس کو ووٹ دینا چاہیے، کیوں کہ اگر ووٹر اس کو ووٹ نہیں دے گا تو غلط عقائد و نظریات اور غلط اعمال والے منتخب ہو جائیں گے پھر اس کا وبال اس ووٹر پر بھی ہوگا جس کے ووٹ دینے سے وہ آدمی آسکتا تھا جس کے صحیح عقائد ہونے کے ساتھ ساتھ بیشتر اعمال بھی صحیح ہیں، لیکن وہ ووٹ نہ ملنے کی وجہ سے نہ آسکا، اس لیے مسلمانوں کو چاہئے کہ ووٹ دینے کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔

(مستفاد از: فتاوی بینات ۳/ ۵۰۶، جواہر الفقہ ۵ / ۵۳۱، جواہر الفتاوی ۳/ ۳۵۰)

فقط واللہ اعلم

کتبہ:

محمد حمزہ منصور

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۴ / جمادی الثانی / ۱۴۳۹ھ — ۱۳ / مارچ / ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
محمد انعام الحق
۲۴/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
ابوبکر سعید الرحمن

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
مفتی دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان